بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

اڑتیسویں قسط

قصیدہ معراجیہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا

عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com


بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:.......................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (اڑتیسویں قسط)

اسپیکر:..........................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:..........................قصیدہ معراجیہ

زیرِ سرپرستی:....................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:........................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:......................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:..........................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریروترتیب:....................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..........................20

پبلشر:...........................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل
بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکريم ٥ فاعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم بسم اللّٰه الرحمن الرحيم ٥

سبحن الذی اسری بعبده ليلاً من المسجد الحرام الا المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنريه من ايتنا انه هو السميع البصير صدق الله مولانا العظيم وصدق رسوله النبی الکريم ونحن علی ذالك من الشاهدين والشاکرين والحمدلله رب العالمين

قال اللّٰه تبارك وتعالی فی شانِ حبيبه ٥ ان اللّٰه وملئکته يصلون علی النبی ط ياايهاالذين امنو صلو عليه وسلموا تسليما ٥

اللّٰهم صل علی سيدنا ومولانا محمد وعلی ال سيدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

قصیدہ معراجیہ

میرے عزیز دوستو، بزرگو! آج کی مقدس رات، شبِ معراج ہے۔ آج کی مبارک مجلس میں وہ لوگ حاضر ہیں جن کے مقدر کا ستارہ عروج پر ہے۔ انہی بھائیوں کو، بہنوں کو اللہ نے آنا فرمایا نصیب کہ جو معراج کی رات حاضر ہونے والے ہیں۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہم سب حاضر ہیں۔ آج مورشش کی تاریخ کے مطابق رجب المرجب کی ستائیسویں شب ہے جمعرات کا دن اور جمعہ کی رات ہے۔ اسلامی سال کے چودہ سو پانچواں

سال ہے۔آج کی یہ مجلس بڑی پرنور ہے۔اور کیوں نہ پرنور ہو کہ جب کہ جانِ روح، شانِ روح، عین روح، اصلِ روح حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی معراج کی رات اور آقا و مولیٰ ﷺ کی معراج ہے۔

میرے عزیز بھائیو! جو قصیدہ میں آپ کے سامنے پیش کرنے جارہا ہوں یہ عجیب بات ہے۔غور سے سنئے کہ اردو کی تاریخ میں، اردو شاعری، اردو نظم، اردو لٹریچر کی تاریخ میں ایسا قصیدہ آج تک نہیں لکھا گیا۔اردو شاعری کی دوسو سالہ تاریخ میری نگاہوں کے سامنے ہے۔میں نے شعراء کے کلام کو دیکھا ہے، میں خود اِس بات سے واقف ہوں۔جو کچھ امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیارے نبی ﷺ کی معراج کے موضوع پر قصیدہ معراجیہ لکھ دیا، میرے دوستو! وہ عاشقِ رسول تھے اور انہیں لکھنے کا حق حاصل تھا۔محبتِ رسول اور عشق رسول ﷺ نے انہیں اُس مقام تک پہنچا دیا جہاں پہنچنے کے بعد بندہ مومن کی معراج ہوتی ہے۔اب یہ امام اہلسنت، امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قصیدہ معراجیہ لکھا ہے۔اور میں اِس قصیدے کو پاکستان سے پڑھ رہا ہوں۔مجھ سے بہت پہلے میرے بزرگ حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس قصیدہ معراجیہ کو ہندوستان میں پڑھا کرتے تھے۔اور اُن کو یہ حق حاصل تھا اور اُن کی اتباع کرتے ہوئے میں نے اِس کو پاکستان میں پڑھا اور اُس کے بعد جب میری تبلیغی زندگی کا آغاز کولمبو سے ہوا، کولمبو سے پھر یہاں موریشس میں آیا اور یہاں بھی مختلف مقامات اور مختلف علاقوں میں مختلف لوگوں کے سامنے، دوستوں کے یہاں یہ قصیدہ معراجیہ پڑھا گیا۔اسی سنی رضوی اکیڈمی میں

83عیسوی میں میں یہاں حاضر تھا اور اُس موقع پر بھی یہ قصیدہ پڑھا گیا اور اللہ کا شکر ہے کہ مجھے پھر 1985ء میں یہی قصیدہ مبارکہ پڑھنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔خدا کا شکر ہے کہ میرے سامنے، دوستوں کا، عزیزوں کا عظیم اجتماع موجود ہے۔اور قصیدہ معراجیہ پڑھنے کا میں شرف حاصل کر رہا ہوں۔

قصیدہ سنئے، غور کیجئے، دیکھئے اور جس نبی کی شان میں اور جس نبی کی معراج پر یہ قصیدہ لکھا گیا اُن کی بارگاہ میں بار بار درود وسلام عرض کیجئے۔اور دیکھئے کہ قصیدہ لکھنے والے نے کیا کیا کمال کیا ہے۔اور کس کس انداز سے اللہ کے آخری رسول حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں اپنی عقیدت اور اپنی محبت کا انہوں نے مظاہرہ کیا ہے۔اِس قصیدے کا عنوان یہ تحریر ہے ''شاہدِ اسراء'' یعنی محمد رسول اللہ ﷺ معراج پر گئے اور معراج میں حضور ﷺ پر کیا کیا نعمتیں نازل ہوئیں اور حضور ﷺ کو کس کس طرح نوازا گیا، اُس کا بیان اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے قصیدے میں کیا ہے۔معراج کے موضوع پر اور بھی آپ کے اشعار ہیں صرف یہ قصیدہ نہیں اِس کے علاوہ بھی آپ نے کئی مقام پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔چنانچہ چند شعر میں پڑھتا ہوں۔ارشاد فرمایا کہ

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

اعلیحضرت نے ایک ہی شعر میں کمال محبت کے ساتھ معراج کی کیفیات کو آپ نے بیان کیا۔فرماتے ہیں کہ یہ سفر ایسا پیارے نبی ﷺ کا ایسا عظیم سفر تھا کہ عرش کی جو عقل

تھی وہ حیران تھی۔ اورآسمان خود چکر میں تھا۔عرش کی سمجھ سے وراءاورآسمان کا جوسرکل ہے وہ خود چکر میں تھا۔اب جب یہ سب کچھ تھا تو اعلیحضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ

جانِ مراداب کدھر ہائے تیرا مکان ہے۔

یہ سارا مکان آپ کے سفرِ معراج سے چکر میں ہے۔جب آسمان کو بھی سمجھ نہیں آرہا ہے اورعرش جوسارے عالم کو گھیرے ہوئے ہے اُس کی سمجھ میں بھی نہیں آرہا ہے تو یارسول اللہ ﷺ آپ ہی فرمادیجئے کہ

جانِ مراداب کدھر ہائے تیرا مکان ہے۔

دوسرا شعر سنئے

عرش پہ جاکے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آگیا

جبرائیلِ امین کا حال یہ تھا کہ عرش پر پہنچے تو سدرۃ المنتھی تک آپ گئے تو اُس کے بعد مرغِ عقل جب پہنچا تو تھک کر وہاں غش آگیا۔لیکن میرے نبی ﷺ کی معراج کی منزل اورمعراج کے مراتب ہیں، جومقامات ہیں اُس کا حال یہ ہے کہ

اورابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے۔

اورسنئے،معراج کی کیفیت بیان کرتے ہیں کہ

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ،فرش پہ طرفہ دھوم دھام

کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

میرے دوستو آپ نے ایسا دولہا تو دیکھا ہوگا کہ جس کی خوشی میں ایک کمرہ سجالیا

ہو،ایک مکان سجا لیا گیا ہے،ایک ہال سجا لیا گیا ہے مگر معراج کا دولہا ایسا عظیم دولہا ہے،ایسا شاندار ہے،قدرت کا شاہکار ہے،رب کریم کی قدرت کا وہ عظیم دولہا ہے کہ

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ،فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

یہی چھیڑ میرے دوستو،میرے عزیزو! اعلیحضرت علیہ الرحمہ کے سامنے ایک ایسا سبجیکٹ ہے،ایک ایسا موضوع ہے کہ 65 سال گزر چکے ہیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر بولتے بولتے لیکن ایسا معلوم ہورہا کہ ابھی اِس موضوع کو ہم نے شروع کیا ہے۔تین شعر آپ نے سنے معراج کے موضوع پر،عرض کرتے ہیں کہ

پوچھتے کیا ہو کہ عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

غالب بہت بڑا شاعر تھا اور غالب نے جس زمین پر غزل لکھی ہے اُس زمین میں غزل کہنا ہی مشکل اور پھر غزل وہ بھی نعت میں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی معراج پر لکھنا یہ بہت بڑا کمال ہے۔عرض کرتے ہیں کہ

پوچھتے کیا ہو کہ عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

یوں گئے،ایسے گئے،ویسے گئے،لوگ سوال کرتے ہیں کہ ایسے گئے،کیسے گئے؟ عرض کرتے ہیں کہ

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ ﷺ کہ یوں
کہ کیف کے پر جہاں جلیں،کوئی بتائے کہ کیا کہ یوں

میرے دوستو،یہ بہت علمی شعر ہے کیف کے پر،کیف کا انگریزی میں ترجمہ How،

کیسے تھے؟ اعلیحضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "کیسے تھے" اِس کا جواب تو جب ہو کہ جب وہاں کوئی مکان ہو۔ یہ جو لفظ ہے "کیف" کہتے ہیں کہ اِس لفظ کا پر وہاں جل جاتا ہے۔ یعنی جب یہ لفظ اُس مکان پر پہنچتا ہے تو وہاں جل جاتا ہے۔ کیونکہ جو چیز سمجھ میں نہ آئے، جو چیز Out of the Mind ہو، جو چیز Out of the Knowledge ہو، جو چیز Out of the House ہو اُس کے متعلق کیا وضاحت اور بات کی جاسکتی ہے اور توقع رکھی جاسکتی ہے۔ تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں کہ

کیف کے پر جہاں جلیں، کوئی بتائے کہ کیا کہ یوں

اب سنئے اِس مجدد اعظم کا کمال، رب کریم میرے مجدِ اعظم کے روزے پر اپنی رحمتیں نازل کرے، آمین۔ سبحان

سنئے اعلی حضرت علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں کہ یہ جو "دنا فتدلی" قدرت نے کہا کہ میرے محبوب قریب آؤ، اور قریب، اور قریب۔ لیکن یہاں تو لوگوں کی عقل یہ ہے کسی کو کچھ پتہ نہیں کیا ہوا۔ لیکن جبرائیل امین سے بھی تو پوچھو کہ کیا آپ کو بھی پتہ ہے؟ ہم لوگ تو گناہگار ہیں لیکن آپ تو وہاں تھے۔ تو عرض یہ کررہے ہیں کہ جو کچھ ہوا وہ تو ہوا لیکن عالم یہ ہے جبرائیل امین بھی حیران تھے کیوں کہ انہیں بھی نہیں معلوم کہ کیا ہو رہا ہے۔ تو اب یہ بتاؤ کہ جب جبرائیل امین کو بھی نہیں معلوم تو کون یہ دعوی کرسکتا ہے کہ معراج کی رات کیا ہوا؟ بات صرف اتنی ہے کہ دکھانے والے نے دکھایا اور دیکھنے والے نے دیکھا۔ جو کچھ دکھانے والے دکھادیا اور دیکھنے والے نے اللہ کے

فضل وکرم سے چاہا دیکھ لیا اور پالیا۔عرض کرتے ہیں کہ

قصرِ دنا کے راز میں عقلیں گم ہیں جیسی ہیں
روحِ قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

درود شریف پڑھئے

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول
وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

عرض کرتے ہیں کہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

یارسوچو اگر کوئی ملک کا بادشاہ آئے تو اُس کی شان کے مطابق انتظام واہتمام ہوتا ہے، آج کی دنیا میں آپ کو معلوم ہے کہ اِس طرح بٹھاؤ اُس کو اور یہ اور وہ ہر لوگ اپنی حیثیت کے مطابق کرتے ہیں۔لوگوں کی شخصیت کے مطابق انتظام واہتمام کیا جاتا ہے۔بتانا یہ ہے کہ انتظام واہتمام کون کررہا ہے؟ وہ خالقِ کائنات کررہا ہے، جس نے اٹھارہ ہزار عالم کو پیدا کیا۔وہ آج کی رات ویلکم اور خوش آمدید کہہ رہا ہے اپنے حبیب حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کو۔

سوچئے کہ پیارے نبی ﷺ کو دعوت دینے والا اپنی بارگاہ میں وہ رب العلمین ہے اور جس کو بلایا گیا وہ رحمۃ اللعلمین ﷺ ہے۔انتظام ظاہر ہے کہ وہ تو خالق ہے اس لئے اُس نے دونوں عالم کو سجا دیا، ڈیکوریٹ کیا اور یہ چاند یہ سورج سب جھک جارہے

ہیں، کیونکہ آج کی رات جو انتظام اور اہتمام ہوگا اُس کے آگے نہ تارے جھلملائیں گے، نہ چاند چمکے گا، نہ سورج کی روشنی ہوگی۔ کیونکہ میرا سورج، نبوت کا سورج، رسالت کا سورج اور میری قدرت کا سورج محمد رسول اللہ ﷺ میری بارگاہ میں آرہے ہیں۔ اِس لئے عرض کرتے ہیں کہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر اپنی عنادل کا بولتے تھے

اللہ اکبر! عنادل کا گھر، عنادل یہ بلبل کی لائٹ کو کہتے ہیں، یعنی جیسے عندلیب یہ بلبل لائٹنگ کیلئے بولا جاتا ہے۔ اور یہ عندلیب، بلبل اور یہ عندلیب کی جمع ہے عنادل۔ تو جب یہ سارے بلبل لائٹنگ کیلئے بیٹھ جائیں تو اُن سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کے لئے اعلیحضرت علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں کہ عالم یہ تھا کہ فرشتے اور سارے آسمان میں خوشی کی ایک لہر دوڑ چکی تھی اور اپنی اپنی زبان میں یہ کہہ رہے تھے کیا؟

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر اپنی عنادل کا بولتے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

اُس رات کو کیا ہو رہا تھا یہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سنئے کہ

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں

ادھر سے انوار ہنستے آتے، اُدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

ادھر سے نور اوپر کو جا رہا تھا اور اُدھر سے خوشبو کی لپٹیں نیچے کو آ رہی تھیں۔ اللہ اللہ یہ عالم تھا معراج کی رات کا۔ اب سنئے عرض کر رہے ہیں کہ

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چٹکی

وہ رات کیا جگمگا رہی تھی، جگہ جگہ نصب آئینے تھے

چھوٹ پڑتی تھی، چھوٹ پڑنا، یہ لائٹ جب ہوتی ہے اور لائٹ کی جو روشنی اور چمک جب نکلتی ہے تو اعلیحضرت علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں کہ پیارے نبی کا جو چہرہ تھا، اُس چہرے کی جو لائٹ تھی وہ اُس سے جو روشنی نکل رہی تھی تو اُس روشنی کا حال یہ تھا کہ عرش تک چمک رہا تھا۔

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چٹکی

وہ رات کیا جگمگا رہی تھی، جگہ جگہ نصب آئینے تھے

یہ ساری سوسائٹی میں آئینہ اور Mirror آپ لگا دیں اور لائٹ بھی ہو تو آپ بتائیے کہ کیا حال ہوگا؟ تو اعلیحضرت علیہ الرحمہ عرض کر رہے ہیں کہ وہ رات جگمگ، جگمگ جگمگا رہی تھی اور ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ زمین سے لے کر عرش تک آئینہ لگا دیا گیا ہے اور یہ کمال تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُخ انور کا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

میرے دوستو معراج کا بیان تو ہے ہی ہے لیکن حق یہ ہے اور سچ یہ ہے کہ جو اعلیحضرت علیہ الرحمہ نے جو کچھ لکھ دیا بس وہ اعلیحضرت علیہ الرحمہ ہی کا کمال ہے، سنئے کہ اب حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لئے تیار ہو رہے ہیں اُس وقت کعبے کو حیا آئی، کعبہ جہاں زمزم شریف کے پانی سے تیاری کے لئے غسل دیا گیا اور اِس موقع پر عرض کرتے ہیں کہ لوگوں کو غسل اِس لئے کیا جاتا ہے کہ پاک صاف ہو جائیں، ترو تازہ ہو جائیں، مگر یہاں جو عجیب بات ہے کہ زمزم کے پانی سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس لئے غسل دیا گیا کہ زمزم کا پانی معراج کے دولہا حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نوری بدن سے برکت حاصل کرے۔ زمزم یہ تبرک ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کے دادا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں سے جاری ہوا تو زمزم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں سے تبرک تو حاصل کر لیا تھا اور اب معراج کی رات زمزم کے پانی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جسم سے قریب ہو کر اُس نے تبرک حاصل کیا۔ یہ تو زمزم کی بات تھی اب میں عرض کروں گا۔ اب کعبے کی سنئے، اعلیحضرت علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں کہ

نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا، سنور کے نکھرا

حجر کے صدقے کمر کے اِک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

میرے دوستو کاش کہ موریشس کے اردو والے پڑھنے والے جو دوست ہیں وہ میرے

سامنے ہوں اور پھر میں یہ شعر پڑھوں اور میں پھر اُن کو سمجھاؤں کہ تم نے سارے جہاں کے شاعروں کو پڑھا ہے، اقبال کو بھی پڑھا ہے، غالب کو بھی پڑھا ہے، مومن کو بھی پڑھا ہے، جوش کو جگر کو بھی تم نے پڑھا ہے اور اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی تم پڑھنے کی کوشش کرو تا کہ تمہیں معلوم ہو کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ ایک محاورہ ساز نہیں تھے۔

میرے دوستو مجدد تھے، اور اُن کی ذات میں اللہ نے جامعیت جمع کر دی تھی۔ ورنہ آپ سوچیے تو سہی کہ ایک آدمی صبح سے شام تک شام تک قرآن وسنت اور حدیث بھلا اُس کو اتنا وقت کہاں سے مل گیا یہ شعر لکھنے کے لئے۔ یہ سب کچھ میرے دوستو کمال کی بات ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ

نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا، سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اِک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

میرے دوستو ایک شعر کی تشریح میں آسانی سے دو گھنٹے صرف ہو سکتے ہیں۔ بہت مختصر تشریح میں نے کی ہے ابھی تو قصیدہ بھی میں نے پڑھنا ہے۔ سنو اعلیحضرت علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں "نئی دلہن کی" یہ نئی دلہن کون ہے؟ محمد رسول اللہ ﷺ کی خوشی میں کعبہ نکھر کے سنورا، سنور کے نکھرا۔

نکھر جانا۔ میرے دوستو خوشی کے ساتھ جب کسی کا چہرہ نکھرتا ہے، نمایاں ہوتا ہے، چہرے پر جب رونق آتی ہے تو اردو میں کہتے ہیں کہ چہرہ نکھر گیا۔ اور پھر کہتے ہیں اب یہ Ready ہو گیا، فلاں جو ہے وہ تیار ہو گیا۔ تو جب آدمی تیار ہوتا ہے تو یہاں کعبہ

بھی تیار ہوا، کس طرح سے؟ فرماتے ہیں کہ "نکھر کے سنورا، سنور کے نکھرا" کعبے میں رونق آ گئی، سنور گیا کعبے نے جو کچھ پہن رکھا ہے غلاف باقاعدہ ہو کر سامنے آ گیا اور حال کیا ہے کہ

حجر کے صدقے کمر کے اِک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

حجر کے صدقے، حجرِ اسود۔ جو کعبے کی کمر میں حجرِ اسود سیاہ پتھر لگا ہوا ہے، جس کو حاجی لوگ جا کر چومتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ حجر کے صدقے میں "کمر کے اِک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے"۔ وہ جو حجرِ اسود میں تل ہیں کئی تل میں ہیں، اسٹون میں جو تھوڑا تھوڑا کالا رنگ، بلیک تو اعلیحضرت عرض کر رہے ہیں کہ وہ ایک ایک تل کا حال یہ تھا کہ اُس کے اندر رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے۔ وہ تل جو حجر اسود میں تھا وہ چمک رہا تھا اور اُس کے اندر جو رنگ، جو کلنک تھا اُس کلنک میں میرے دوستو لاکھوں طرح سے ڈیکوریشن تھی۔ لاکھوں طرح سے اسے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا تھا کہ آج کعبے کی شان کیوں ہے اور کیا ہے اور کیوں کہ شبِ اسراء کے دولہا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اب سنئے عرض کرتے ہیں کہ

نظر میں دولہا کے پیارے جلوے، حیاء سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پر آنچل، تجلی ذات بحت کے تھے

اِس محراب کی جو حالت ہے اور محراب کی جو بناوٹ ہے اُس کو اعلیحضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ محراب نے جو سر جھکایا ہے اصل میں یہ کرم ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا محراب پر، کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی حیاء کا جلوہ کعبے کے سامنے تھا اور اُس جلوے کی

وجہ سے محراب نے اپنا سر جھکا لیا۔اور سنئے

سیاہ پردے کے منہ پہ آنچل، تجلی ذات بحت کے تھے

میرے دوستو! ہ شعر جو اعلیحضرت علیہ الرحمہ نے لکھا ہے اسی شعر کی تعریف نہیں جی سکتی وہ یہ عرض کررہے ہیں کہ ''سیاہ پردے کے منہ پہ آنچل'' کعبہ پہ جو پردہ، کعبہ پر جو غلاف لٹکا ہے تو کعبے نے اپنے منہ پر سیاہ پردہ ڈال رکھا ہے۔اور یہ سیاہ پردہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ''تجلیٔ ذات بحت کے تھے'' عرض کرتے ہیں کہ یہ قدرت اور رب کریم ''تجلی ذاتِ بحت'' خداوندِ تعالیٰ کا جو وجود ہے، رب کریم کی جو ذات ہے، اُس ذات کا پردہ کعبے نے اپنے منہ پر ڈال رکھا تھا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

حاجیوں نے دیکھا ہوگا ''میزاب زر''۔ حطیم اِس طرح سے ایک سرکل بنا ہوا ہے اِس کے ساتھ کعبہ ہے۔حطیم میں جب حاضر ہو رہا ہوتا ہے اور وہاں جب اوپر دیکھتا ہے تو وہاں میزاب ہے۔''میزابِ زر'' وہاں سے پانی نیچے گرتا ہے۔

اب اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھئے کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاعری اور پھر یہ معراج کا واقعہ عرض کررتے ہیں کہ

وہ جھوما میزابِ زر کا جھومر، کہ آرہا کان پر ڈھلک کر

پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر، حطیم کی گود میں بھرے تھے

جھومر کہتے ہیں اُس زیور کو جو عورتیں کان میں پہنتی ہیں۔جب آپ حطیم میں خدا لے

جائے تو آپ کھڑے ہو کر دیکھو گے کہ وہ میزابِ زر سونے کا جو پرنالہ ہے وہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جھومر ہے جو کسی کے کان میں لٹکا ہوا ہے۔تو کعبے کے کان میں وہ جھومر جو سونے کا ہے وہ لٹکا ہوا ہے کیوں؟ عرض کرتے ہیں کہ

پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر، حطیم کی گود میں بھرے تھے

اوپر سے نور کی بارش ہو رہی تھی اور قطرات ٹپک رہے تھے اور اُس کی وجہ سے حطیم کا نور پڑا ہوا تھا۔ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نور کی بارش کا کمال تھا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

اب سنئے

نہا کے نہروں میں وہ چمکتا، لباس آبِ زر کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا، حباب تاباں کے تھل ٹکے تھے

اللہ اکبر۔ کہتے ہیں کہ اُس رات یہ جو نہریں تھیں، یہ جو سمندر تھا اور یہ جو دریا بہہ رہے ہیں اُن کا حال یہ تھا، کہتے ہیں کہ نہریں بھی نہا رہی تھیں، اب سوچئے کہ نہروں کا نہانا کیا عجیب بات ہے۔اور یہ بات آبِ رواں، بچپن میں آبِ رواں کا لباس دیکھا ہے، بہت ہلکا اور بہت پتلا، ریشمی لباس ہوتا ہے۔تو اعلیحضرت علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں کہ

نہا کے نہروں میں وہ چمکتا، لباس آبِ زر کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا، حباب تاباں کے تھل ٹکے تھے

یہ ہندوستان کے ساری جگہوں میں کپڑے کا کیا کیا کام ہوتا ہے، موجیں جھڑیاں بھی

ہوتی ہیں، دھار لچکا بھی ہوتا ہے، غبار تاباں بھی ہوتا ہے اور پھر اُس کے اندر تھل چکے بھی لباس کے جتنے بھی کام ہندوستان میں ہوتے ہیں وہ ساری اصطلاح کو اعلیحضرت علیہ الرحمہ نے ایک شعر میں لکھا اور یہ فرمایا کہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

سبحان اللہ! حقیقت سے پردہ اُٹھا رہے ہیں کہ حضور ﷺ کو معراج ہوتی تو تیرہویں تاریخ ہوتی، چودہویں کو ہوئی جس میں چاند پوری آب و تاب کے ساتھ نکلتا ہے لیکن ستائیسویں کو کیوں ہوئی؟ جب بالکل اندھیرا ہوتا ہے۔ تو سنو اُس کا جواب کیا دیا ہے اعلیحضرت علیہ الرحمہ نے، عرض کرتے ہیں کہ

پرانا پر داغ ملگجا تھا، اُٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجوم تارنگہ سے کوسوں، قدم قدم فرش باولے تھے

کہتے ہیں کہ یہ جو چاندنی کا فرش جو تیرہویں اور چودہویں کو ساری دنیا میں یہ فرش، یہ میٹرس جو بچھ جاتا ہے یہ چاندنی کا فرش بہت پرانا تھا، پر داغ تھا۔ اِس کے اندر دھبے پڑے ہوئے تھے، ملگجا تھا یہ میلا تھا تو حضور ﷺ کی معراج کے لئے یہ فرش جو چاندنی کا تھا یہ بہت پرانا فرش تھا، نئے فرش کی ضرورت تھی۔ اعلیحضرت علیہ الرحمہ عرض کرتے ہیں کہ

پرانا پر داغ ملگجا تھا، اُٹھا دیا فرش چاندنی کا

چاندنی کا پرانا فرش اُٹھا دیا تو کیا ہوا؟ سنو

ہجوم تارنگہ سے کوسوں، قدم قدم فرش باولے تھے

حضورﷺ کی آنکھوں سے ہجومِ تارے نکل، اللہ اکبر فرشتوں کی قطاریں اور خود اُس میں جلوہ فرما ہیں، اُن کی نگاہوں سے ایک لال روشنی تھی نور کی نکل رہی تھی اُس کی وجہ سے معلوم ہو رہا تھا کہ قدم قدم پر نورانی فرش بچھا ہوا ہے۔

ہجوم تارنگہ سے کوسوں، قدم قدم فرش باولے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

آپ جانتے ہیں کہ دولہا جب تیار ہوتا ہے تو مائیں، بہنیں، نانیاں، دادیاں وہ صدقہ اتارتی ہیں۔ وہ سب اکٹھے ہو کر صدقہ اتار رہی ہوتی ہیں تو اعلیحضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب معراج کی رات حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ تیار ہوئے، کونین کا دولہا اب جا رہے ہیں تو اُن کے اوپر سے کیا صدقہ اُتارا جا رہا ہے؟ عرض کرتے ہیں

اتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ، وہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا

اُن کے رُخ کا صدقہ اِس طرح اتارا جا رہا تھا کہ نور کا باڑا اور نور کی خیرات بٹ رہی تھی اور چاند سورج جو صدقہ بٹ رہا اور اتارا جا رہا تھا اُس کی خیرات جھولیاں بھر بھر کر لے رہے تھے۔ اور جب یہ نور کا باڑا بٹ رہا تھا تو خیرات لینے والے کون کون تھے یہ اعلیحضرت علیہ الرحمہ سے سنئے، عرض کرتے ہیں کہ

کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

جبین یہ حضور کی جو پیشانی تھی وہاں سے صدقہ بٹ رہا تھا تو وہ خیرات لینے والے کون تھے؟ کہ

کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

اعلیحضرت علیہ الرحمہ کا کمال ہے، فرماتے ہیں کہ یہ جو چاند، یہ جو ستارے چمک رہے ہیں، اِن ستاروں کی جو چمک ہے، میرے دوستو جب تم ستاروں کو دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ پانی کا جو برتن ہے، نور کا جو چمکتا ہے اوپر آسمان پر، عرض کرتے ہیں کہ یہ ستارے جو چمک رہے ہیں اِس کا سبب کیا ہے؟ اعلیحضرت علیہ الرحمہ سے سنئے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے، وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی، کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

میرے دوستو! اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پیغام یہ سنی رضوی اکیڈمی کو یہ قصیدہ ہر گھر میں پہنچانا ہے۔ سنئے

بچا جو تلووں کا اُن کے دھوون، بنا وہ جنت کا رنگ و روغن

جنہوں نے دولہا کی پائی اترن، وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

جب آدمی پاؤں دھوتا ہے اور پاؤں دھونے کے بعد جو پانی بچ جاتا ہے اُس کو دھوون کہتے ہیں اردو میں، اور فرماتے ہیں کہ گلزارِ نور کے باغ کا جو پھول ہے اِن کو محمد رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک سے جو دھونے سے اپنی اُس دن اترا وہ گلزارِ نور کہلاتا ہے۔ اِس کی وجہ سے میرے دوستو نور کا گلزار اب تک جاری ہے۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

اعلی حضرت علیہ الرحمہ کی محبت دکھو، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نورانیت کہہ لیجئے یا اُن کی محبت کہہ لیجئے، روحانیت موجود ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن، لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دِن لکھے تھے

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

کلامِ حضرت ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

ہے تشنہ ادنیٰ اے خوشتر قوسین کا عالم کیا کہئے
محبوب و محبّ کے جلووں کی وہ رونق باہم کیا کہئے

ہو جس کی مؤخر میں پنہاں اِک شانِ مقدم کیا کہئے
اِس نور کا منشاء کیا کہئے اس حسن کا عالم کیا کہئے

اللہ رے اِس در کی رفعت ہے بیش جہاں کم کیا کہئے
ہر ایک بھکاری جس کا ہے اسکندرِ اعظم کیا کہئے

معراج کا نقشہ کھینچا ہے محویتِ دل نے کس دھن میں
ہر سانس ہے ساز ماأوحی ہر زیر میں بم کیا کہئے

انوار کے بادل منڈلائے رحمت کی گھٹائیں جھوم اُٹھیں
امت کے الم میں آقا کے یہ گیسوئے برہم کیا کہئے

رضواں کی نگاہیں لرزیدہ خوشتر ہے مقام پیچیدہ
آیا ہے یہ کس کا شوریدہ فردوس بھی ہے خم کیا کہئے

باہتمام
مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com